السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

طارق جمیل صاحب فرماتے ہیں : ''نباتہ بن یزید نخعی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یمن کے علاقے سے اللہ کے راستے میں نکلے ، راستے میں گدھا مرگیا ، ساتھیوں نے کہا ، سامان ہمیں دے دو ، کہا : نہیں ، چلو میں آتا ہوں ، ان کو آگے روانہ کیا ، خود مصلی بچھایا ، اللہ اکبر ، دو نفل پڑھے : اے میرے مولا ، تو ہر چیز سے غنی ، میں ہر چیز کا محتاج ، تو مردوں کا زندہ کرنے والا ، گدھے کی روح تو نے قبض کی ہے ، مجھے لمبا سفر کرنا ہے ، مجھے اس کی ضرورت ہے اے اللہ اسے زندہ کردے ، یہ کہہ کر اٹھے ، چھڑی اٹھائی اور ایک ماری ، کہا : اٹھو اللہ کے حکم سے ، وہ ایک دم گدھا کود کے کھڑا ہوگیا'' (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۲۲۳) کیا یہ واقعہ صحیح ثابت ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(یہ واقعہ حافظ ابن حجر نے الاصابۃ میں ابو بکر بن درید کی کتاب ''الاخبار المنثورہ'' سے ''ابن الکلبی عن ابیہ عن مسلم بن عبداللہ بن شریک النخعی'' کی سند سے نقل کیا ہے ۔ (ج ۳ ص ۵۸۲ ، القسم الثالث : ت ۸۸۵۰

اس کا راوی محمد بن السائب الکلبی کذاب ہے ۔

(سلیمان التیمی نے کہا : ''کان بالکوفۃ کذابان احدہما الکلبی'' کوفہ میں دو کذاب (جھوٹے راوی) تھے ان میں سے ایک کلبی ہے ۔ (تہذیب التہذیب ۹ ۱۵۷

(یزید بن زریع کہتے ہیں : ''اشھد ان الکلبی کافر'' میں گواہی دیتا ہوں کہ کلبی کافر ہے ۔ (تہذیب التہذیب ۹ ۱۵۸

(جوزجانی نے کہا : ''کذاب ساقط'' کلبی جھوٹا ساقط ہے ۔ (تہذیب التہذیب ۹ ۱۵۹

اس کا دوسرا راوی ہشام بن محمد بن السائب الکلبی ہے ۔

اس کے بارے میں امام دارقطنی نے فرمایا : ''متروک'' ابن عساکر نے کہا :

(رافضی لیس بثقۃ'' یہ رافضی ہے ثقہ نہیں ہے ۔ (لسان المیزان ۶ ۱۹۶''

تنبیہ : ابن الکلبی تک سند نامعلوم ہے ۔

خلاصۃ التحقیق : یہ روایت موضوع (جعلی ، من گھڑت) ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص442

محدث فتویٰ